



shariatkhuda.org

ضمیمہ 7c: مرقس ۱۰:۱۱-۱۲ اور زنا میں جھوٹی مساوات

یہ صفحہ اُن ازدواجی بندھنوں کی سلسلہ وار تحریروں کا حصہ ہے جنہیں خدا قبول کرتا ہے، اور اس کی ترتیب یہ ہے:

1. ضمیمہ 7a: کنواریاں، بیوہ عورتیں اور طلاق یافتہ عورتیں: وہ ازدواجی بندھن جو خدا قبول کرتا ہے
2. ضمیمہ 7b: طلاق نامہ — حقائق اور غلط فہمیاں
3. ضمیمہ 7c: مرقس ۱۰:۱۱-۱۲ اور زنا میں جھوٹی مساوات (موجودہ صفحہ)
4. ضمیمہ 7d: سوال و جواب — کنواریاں، بیوہ عورتیں اور طلاق یافتہ عورتیں

تعلیم طلاق میں مرقس ۱۰ کا مفہوم

یہ مضمون مرقس ۱۰:۱۱-۱۲ کی اُن غلط تعبیرات کی تردید کرتا ہے جن کے مطابق یسوع نے زنا کے معاملے میں مرد و زن کی مساوات سکھائی، یا یہ کہ یہودی سیاق میں عورتیں بھی طلاق کا آغاز کر سکتی تھیں۔

سوال: کیا مرقس ۱۰:۱۱-۱۲ اس بات کا ثبوت ہے کہ یسوع نے طلاق کے متعلق خدا کی شریعت بدل دی؟

جواب: ہرگز نہیں — ذرا بھی نہیں۔ اس خیال کے خلاف سب سے اہم نکتہ — کہ مرقس ۱۰:۱۱-۱۲ میں یسوع نے (۱) عورت کو زنا کی متضرر فریق قرار دیا، اور (۲) عورت کو شوہر کو طلاق دینے والی قرار دیا — یہ ہے کہ ایسا فہم اس موضوع پر صحیفے کی مجموعی تعلیم سے متصادم ہے۔

الہیاتی تاویل (exegesis) کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ کسی ایک آیت کی بنیاد پر کوئی عقیدہ قائم نہ کیا جائے۔ پورے بائبل سیاق کو پیش نظر رکھنا لازم ہے، بشمول دیگر الہام یافتہ کتب اور مصنفین کے اقوال۔ یہ اصول صحیفے کی عقیدتی یکسانی کو محفوظ رکھتا ہے اور منفرد یا بگڑی ہوئی تعبیرات سے روکتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں، مرقس کی اس ایک عبارت سے اخذ کی گئی یہ دونوں غلط فہمیاں اتنی سنگین ہیں کہ ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ یہاں یسوع نے اُن سب باتوں کو بدل دیا جو خدا نے موضوع طلاق پر آباء کے زمانے سے سکھائیں۔

اگر یہ واقعی مسیح کی طرف سے کوئی نئی ہدایت ہوتی تو یہ کہیں اور — اور زیادہ وضاحت کے ساتھ — خصوصاً پہاڑی وعظ میں (جہاں طلاق کا موضوع آیا) ضرور ملتی۔ ہمیں کچھ یوں ملتا:

”تم سن چکے ہو کہ قدیموں سے کہا گیا: مرد اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی دوسری کنواری یا بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں: جو اپنی بیوی کو چھوڑ کر دوسری سے جڑ جائے وہ پہلی کے خلاف زنا کرتا ہے۔“

لیکن، ظاہر ہے، ایسا کہیں موجود نہیں۔

مرقس ۱۰:۱۱-۱۲ کی تفسیر

مرقس ۱۰ انتہائی سیاقی ہے۔ یہ عبارت اُس دور میں لکھی گئی جب طلاق کم سے کم ضوابط کے ساتھ وقوع پذیر ہوتی تھی اور بظاہر دونوں جنسیں اس کا آغاز کر سکتی تھیں — جو موسیٰ یا سموئیل کے زمانے کی حقیقت سے بہت مختلف تھا۔ ذرا یہ بھی دیکھ لیجیے کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کو قید کیوں کیا گیا تھا۔ یہ **ہیروڈیس کا فلسطین تھا**، آباء کا نہیں۔

اس زمانے میں یہود یونانی-رومی معاشرتی رسوم سے سخت متاثر تھے — بشمول شادی، ظاہری وضع قطع، عورت کی اختیار پذیری وغیرہ۔

کسی بھی وجہ سے طلاق کی تعلیم

بی بیلل کی سکھائی ہوئی ”کسی بھی وجہ سے طلاق“ کی تعلیم دراصل اُن سماجی دباؤ کا نتیجہ تھی جو یہودی مردوں پر پڑ رہا تھا — اور گرے ہوئے انسان کی فطرت کے مطابق — وہ اپنی بیویوں سے نجات پا کر زیادہ خوبصورت، کم عمر یا مالدار خاندانوں کی عورتوں سے نکاح کرنا چاہتے تھے۔

یہ ذہنیت بدقسمتی سے آج بھی زندہ ہے، کلیسیاؤں کے اندر بھی، جہاں مرد اپنی بیویوں کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے جڑتے ہیں — اور اکثر وہ عورتیں پہلے سے طلاق یافتہ ہی ہوتی ہیں۔

تین مرکزی لسانی نکات

مرقس ۱۰:۱۱ کی عبارت میں تین کلیدی الفاظ ہیں جو متن کے حقیقی مفہوم کو واضح کرتے ہیں:

και λεγει αυτοις Ος εαν απολυση την **γυναϊκα** αυτου και γαμηση αλλην μοιχεται **ἐπ’ αὐτήν**

γυναϊκα (gynaika)

γυναῖκα، γυνή کا مفعولی واحد (accusative singular) ہے — اور مرقس ۱۰:۱۱ جیسے ازدواجی سیاق میں یہ عمومی ”عورت“ نہیں بلکہ **شادی شدہ عورت** کے لیے مخصوص ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کا جواب نکاحی عہد کی خلاف ورزی پر مرکوز ہے، نہ کہ بیوگان یا کنواریوں کے ساتھ نئے جائز بندھنوں پر۔

ἐπ’ (epí)

ἐπί ایک حرفِ جار ہے جس کے عمومی معانی ”پر/اوپر/اندر/کے ساتھ“ ہیں۔ اگرچہ بعض ترجموں نے اس آیت میں ”against“ (خلاف) ترجیح دی ہے، مگر لسانی و الہیاتی سیاق میں یہ سب سے عام یا موزوں مفہوم نہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ مستعمل بائبل، *(NIV) New International Version*، میں مثلاً **ἐπ’** کے 832 میں سے صرف 35 مقامات پر ”against“ ترجمہ ہوا ہے؛ باقی تمام میں مفہوم ”پر/اوپر/اندر/کے ساتھ“ ہی ہے۔

αὐτήν (autēn)

αὐτήν ضمیر **αὐτός** کی مؤنث، واحد، مفعولی صورت ہے۔ مرقس ۱۰:۱۱ کی کوئینے (بائبل یونانی) نحو میں ”αὐτήν“ (اُسے/اُس پر) سے مراد کون سی عورت ہے — یہ متعین نہیں۔

نحوی ابہام اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ دو ممکنہ مرجع موجود ہیں:

- **τὴν γυναῖκα αὐτοῦ** (”اُس کی بیوی“) — پہلی عورت
- **ἄλλην** (”دوسری [عورت]“) — دوسری عورت

دونوں مؤنث، واحد، مفعولی ہیں اور اسی جملے کی ساخت میں آتی ہیں، اس لیے ”αὐτήν“ کا حوالہ نحوی طور پر مبہم رہتا ہے۔

سیاق کے مطابق ترجمہ

اصل زبان کے متن کو ملحوظ رکھتے ہوئے، تاریخی، لسانی اور عقیدتی سیاق کے ساتھ سب سے ہم آہنگ مفہوم یوں بنتا ہے:

“جو کوئی اپنی بیوی (γυναικα) کو چھوڑ کر دوسری سے نکاح کرتا ہے — یعنی ایک اور γυναικα، ایسی عورت جو پہلے ہی کسی کی بیوی ہو — وہ اُس کے ساتھ (ἐπί) زنا کرتا ہے۔”

مفہوم واضح ہے: جو مرد اپنی جائز بیوی کو چھوڑ کر ایسی عورت سے جڑتا ہے جو پہلے ہی کسی اور مرد کے ساتھ روحانی بندھن میں تھی (یعنی کنواری نہ تھی)، وہ اسی نئی عورت کے ساتھ زنا کرتا ہے — کیونکہ اُس کی روح پہلے سے دوسرے مرد کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔

فعل “apolýō” کے حقیقی معنی

جہاں تک مرقس ۱۰:۱۲ کو عورت کی طرف سے قانونی طلاق کی بائبل تائید سمجھنے — اور اس بنا پر اُس کے دوسرے مرد سے نکاح کے جواز — کا تعلق ہے، یہ اصل بائبل سیاق سے بے تعلق ایک زمانہ نا ہم آہنگ (anachronistic) تعبیر ہے۔

اولاً، اسی آیت میں یسوع جملہ یوں مکمل کرتے ہیں کہ اگر وہ عورت دوسرے مرد سے جڑتی ہے تو دونوں زنا کے مرتکب ہوتے ہیں — بالکل جیسے متی ۵:۳۲ میں فرمایا۔ اور لسانی طور پر غلطی اُس فعل کے مفہوم سے پیدا ہوتی ہے جسے اکثر بائبلین “divorce/طلاق دینا” ترجمہ کرتی ہیں: ἀπολύω - apolýō - ۔

ترجمہ “طلاق دینا” آج کے عرف کی عکاسی کرتا ہے، حالانکہ بائبل زمانے میں ἀπολύω کے معنی محض یہ تھے: **چھوڑ دینا، رخصت کرنا، آزاد کرنا، بھیج دینا** — وغیرہ۔ بائبل استعمال میں ἀπολύω کوئی قانونی مفہوم لازماً نہیں رکھتا؛ یہ جدائی/رخصتی کا عام فعل ہے، رسمی قانونی کارروائی لازم قرار نہیں دیتا۔

یعنی مرقس ۱۰:۱۲ بس یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو چھوڑ کر جب کہ پہلا شوہر ابھی زندہ ہو دوسرے مرد سے جڑتی ہے تو وہ زنا کرتی ہے — قانونی موشگافیوں کے سبب نہیں، بلکہ اس لیے کہ وہ ایک ایسے عہد کو توڑتی ہے جو ابھی نافذ ہے۔

نتیجہ

مرقس ۱۰:۱۱-۱۲ کی صحیح قرأت صحیفے کی باقی تعلیم کے ساتھ یکسانی برقرار رکھتی ہے — جو کنواری اور شادی شدہ عورت میں فرق کو ملحوظ رکھتی ہے — اور کسی ایک کم فہم/کج ترجمہ شدہ عبارت پر نئی تعلیمات قائم کرنے سے باز رکھتی ہے۔